قاصد نامه و عشق نامه

در مطبع احمدی سکندره باهتمام شیخ محمد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو ہو قاصد ترا دہلی کو جانا — خبر اوس کی مری پیاری کی لانا
کئی دن سی اوسی دیکہا نہین ہی — کہ ہم متہرا چلی اور وہ کہین ہی
نہین ہی تاب خط لکہنی کی مجکو — زبانی حال کہہ دیتا ہون تجکو
یہہ کہنا اوس مری پیاری سی آگاہ — ترا عاشق ملا تہا بر سر راہ
چلا جاتا تہا وہ صحرا بہٹکتا — کہ ہر جا ہر قدم پر سر پٹکتا
کبہی وہ ناتوان کہاتا تہا ٹہوکر — کبہو صحرا مین رو رو کہتا تہا رو کر
کہ یارب مرا پیارا ملا دی — غم ہجران سی جلدی اب چہوڑا دی
کہون مجنون سی مین گر اوس ستمکو — تو وہ بہی بہول جا لیلےٰ کی غم کو
کہون فرہاد سی اپنی کہانی — مری یہ شکل ہو شیرین زبانی
دوبارا پہر وہ اپنی تیشہ ماری — مجہی صد آفرین کہہ کر پکاری
ہمیشہ مقصد برای عاشق پاک — ہمیشہ غم زدہ رہتا ہی غمناک

یہ کہکر ہو چلا قاصد روانہ / اوسی ہی پوچھکر اوسکا ٹھکانہ

گیا وہ تا گھان دہلی شہر مین / دیا ہر ایک کا خط ہر ایک کی گہر مین

مرا پیغام جب وہ یاد کر کے / گیا نزدیک وس مہرو کی گہر مین

لگا کہنی وہ ایکسی ہو سخنور / میان یہان کیسری ہتا کہان ہی

کہا اوسنی کہ اوسکا ہی یہی گہر / دلی گہر مین نہین ہی وہ ستمگر

یہان دم لیسکی کچھ آرام کر لے / تو آیا جس لئی وہ کام کر لی

یہ قاصد کی اور اوسکی گفتگو تھی / وہ آیا آپ ہی جسکی آرزو تھی

لگا کہنی وہ منہ سی دیکے دشنام / بتا تو کون ہی کس کا ہی پیغام

کہا قاصد نی مین تو بیگنا ہون / زبانی تیری عاشق کی سنا دون

مجھی پیغام یہ اوسنی دیا ہے / کہ جسکا تو نی دل ٹکری کیا ہے

اوسی سب یار سمجھاتی ہین ہر دم / میان تو کسلئی کہتا ہی یہ غم

مگر دوی کا فرصت دور تجھکو / لی گا کوی پر یرد اور تجھکو

یہ سنکر وہ لگا کہنی بیچارا / ہوا تہا کس لئی عاشق ہمارا

اکیلا جو اگر اوسکو مین پاون / مزا اس چاہ کا اوسکو چکہا دون

بھلا رسوا کیا دہلی شہر مین / گلی کوچہ مین اور بازار گہر مین

بس یہی حصہ زندگی ہی تہا اوسی   تمام شد یہ مضمون اور یہ پڑہکر سنا دیے

ہنس نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میان نظیر اکبرابادی

آیا تہا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
رہتی تہی بہت جانور اوس پیڑ کی اوپر
دیکہا جو طیوروں نی اوسی حسن خوش رنگ
باز و لگڑ و باشہ شاہین ہوئی عاشق
زاغ و زغن و طوطی طاوس و کبوتر
کچہ لال چڑی پودنی بئی تہی عاشق
جتنی تہی غرض جانور اوس پیڑ کی اوپر
صحبت جو ہوئی ہنس سے اور جانوروں مین
اوس ہنس کو جب ہوگئی دو چار مہینی
بولا وہ اب ہم چلتی ہین کل اپنی وطن کو
اسباب کی سنتی ہی جو ہر ایک کی اوڑی ہوش
ہم چلتی ہین سب ساتہ تمہاری ہی چلین گی
اتنی مین جو شب کو چلی ہوئی صبح نمودار
سب ساتہ اوڑی دیکہی جو تہی تاب ہوا خواہ
کوئی تین کوس کوئی چار کوئی پانچ اور کوئی دس کوس

اک پیڑ پہ صحرا کی کیا اوسنی گذارا
اوسنی ہی کسی شاخ پہ گہر اپنا سنوارا
وہ ہنس لگا سبکی نگاہون مین پیارا
شکروں نی شکر سی کیا پیار اوسکا مدارا
سب کہنے لگی اوس ہی محبت کا اشارا
پدری ہی سمجہتی تہی اوسی آنکہ کا تارا
اون سب نے محبت مین دل اوس ہنس سی ملارا
اک چند ہوا خوب محبت کا گذارا
اک روز وہ یارون کی طرف کہہ یہ پکارا
یہ پیڑ مبارک رہی اب تمکو تمہارا
بولی کہ یہ فرقت نہین اب ہمکو گوارا
یہ درد تو اب ہمسی نجائیگا سہارا
پر اپنا ہوا پر جو اوس ہنس نی مارا
ہر ایک نی اوڑنی کی لی ٹہنکہ پارا
کہتی تہی کوئی تو کوئی دس کوس پہ ہارا

کوئی یہان رہا کوئی وہان رہا کوئی رہگیا لاچار   جیسے لین گرین کہین گری اور زتکی تہی   سب تیتر ہی ساتہ کی ساتہی جو نظر آہ
کوئی اور اوڑا ان مین جو تہا سب سے گرارا   اوس چلی ہی منزل مین کہا سب نے کنارا   آخر کی تئین ہنس اکیلا ہی سدہارا
تمام شد

الحمد للہ کہ
مخمس مفلسی
[illegible]
تصانیف نظیر اکبرآبادی در مطبع [illegible]
بہ اہتمام عبد اللطیف [illegible]
بطبع رسید کاتب الحروف
[illegible] ۱۲۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب آدمی کی حال پہ آتی ہی مفلسی
کس کس طرح سے اوسکو ستاتی ہی مفلسی
پیاسا تمام روز بٹھاتی ہی مفلسی
بھوکا تمام رات سُلاتی ہی مفلسی
یہ دکھ وہ جانی جسپہ کہ آتی ہی مفلسی

[illegible]و اب حکیم کی سب سے بڑی شان
تعظیم جسکے کرتی ہین نواب اور خان
مفلس ہوئی تو حضرت لقمان کیا ہی یان
عیسے بھی ہو تو کوئی نہین پوچھتا میان
حکمت حکیم کی بھی ڈبوتی ہی مفلسی

جو اہل فضل عالم و فاضل کہاتی ہین
مفلس ہوئی تو کلمہ تلک بھول جاتی ہین
پوچھی کوئی الف تو اوسی بی بتاتی ہین
وہ جو غریب غربا کی لڑکی پڑھاتی ہین
اونکی تو عمر بھر نہین جاتی ہی مفلسی

در بیان مستی
ہین عاشق اور معشوق جہان وہان شاہ وزیری ہیچ ہے بابا
نہ رونا ہی نہ دھونا ہی نہ درد اسیری ہی بابا
دن رات بہارین چہلین ہین اور عیش صبح ہے بابا
جو عاشق ہین سو جانی ہی یہ بھید فقیری ہی بابا
ہر آن خوشی ہر آن ہنسی ہر وقت امیری ہے بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

مفلس کری جو آئی مجلس کے بیچ چال
گر گر پڑی تو کوئی نہوی اوسی سنبھال
سب جانی روٹیون کو لگی
مفلس مین ہو دین لاکھہ اگر

سب خاک بیچ آگی لاتی ہی مفلسی

جب روٹیون کی تنہی کا آگری شمار
گر اور مانگی وہ تو اوسے جہڑکین بار بار
مفلس کو دیوین ایک تو نگر کو چار چار
اس مفلسی کا آہ بیان کرون مین یار

مفلس کو اوس جگہہ ہی چپاتی ہی مفلسی

مفلس کی کچہہ نظر نہین رہتی ہی آن پر
ہر آن ٹوٹ پڑتا ہی روٹی کی خوان پر
دیتا ہی اپنی جان وہ ایک ایک نان پر
جسطرح کتی لڑتی ہین ایک استخوان پر

ویسا ہی مفلسونکو لڑاتی ہی مفلسی

کرتا نہین حیا سے جو کوئی وہ کام آہ
سمجھے نہ کچہہ حلال نہ جانی حرام آہ
مفلس کری ہی اوسکی تئین انظرام آہ
کہتی ہین جسکو شرم و حیا ننگ و نام آہ

وہ سب حیا و شرم اوڑاتی ہی مفلسی

یہ مفلسی وہ شی ہی کہ جس گہر مین بہر گئی
زن بچی روتی ہین گویا نانی گذر گئی
پہر جتنی گہر تہی سب مین اوسی گہر کی در گئی
ہمسایہ پوچہتی ہین کہ کیا دادی مر گئی

بن مردہ گہر مین شور مچاتی ہی مفلسی

لازم ہی گر غمی مین کوئی شور غل مچائی
مفلس بغیر غم کی ہی کرتا ہی ہائی ہائی

ہی جاہ ضرری ایک دن پر اور کسی کی چاہ نہین
ایک راہ اوسی سی سب کہتی ہین اور کسی سی راہ نہین

پیمان جتنا ہی ترددی ہم ایک سی بی آگاہ نہین
کچہہ مرنیکا سندیسہ نہین کچہہ جینی کی پرواہ نہین

ہر آن جنسے اُن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

مرجاوے گر کوئی تو کہاں نعش اوسکی اوٹھاوے	اس مفلسی کی خواریاں کیا کیا کہوں میں ہائے

مردے کو بن کفن کی گڑاوے ہے مفلسی

کیا کیا میں مفلسی کی کہوں خواریاں پکڑیاں	جہاڑو بغیر گہر میں بکہرتی ہیں جہنگریان
کونے میں جالی لپٹی ہیں چہپر میں کڑیاں	پیدا ہو دیں جو جنگی تو لاتی ہے کو لکڑیاں

دریا میں اوسکی مردے بہاتی ہے مفلسی

بی بی کی نتہ نہ لڑکوں کے ہاتہوں کڑے رہے	کپڑے میاں کے بنئے کے گہر میں پڑے رہے
جب کڑیاں بک گئیں تو کہنڈر میں اڑے رہے	زنجیر نہ کواڑ نہ پتہر گڑے رہے

آخر کو اینٹ اینٹ کہداتی ہے مفلسی

نقاش پر بہی زور جب آ مفلسی کرے	سب رنگ دم میں کردے مصور کے کرکری
صورت بہی اوسکی دیکہیے منہ کہیچ بہری	تصویر اور نقش میں کیا رنگ وہ بہری

اوسکی تو منہ کا رنگ اوڑاتی ہے مفلسی

جب خوبرو پہ آکے پڑتا ہے دن سیاہ	پہرتا ہے بوسے دیتا ہر اک کو وہ خواہ مخواہ
ہر گز کسی کے دلکو نہیں ہوتی اوسکی چاہ	گر حسن ہو ہزار روپے کا تو اوسکو آہ

کیا کوڑی کوڑی مول بکاتی ہے مفلسی

اوس خوبرو کو کون دے اب دام اور درم	جو کوڑی کوڑی بوسہ کو راضی ہو دم بدم
ٹوپی پرانی دو تو وہ جانے کلاہ جم	کیونکر نہ جی کو اوس چمن حسن کے ہو غم

[illegible]

جسکی بہار مفت لٹاتی ہی مفلسی

عاشق کی حال پر بہی جب آ مفلسی پڑی
ادی جورات کو تو لگا لی ہیجی امسی
معشوق اپنی پاس نہ دی اوسکو چہنی
اُس ڈرسی یعنی رالکوا نہ ڈالکہیں مہی

ہمت پہ عاشقونکو لگاتی ہی مفلسی

کیسی ہی دہوم دہام کی رنڈی ہو خوش جمال
دیتی ہین اوسکی ناچ کو ٹہٹی کی بیچ ڈال
جب مفلسی کا آن پڑی سر پر اوسکی جال
ناچی ہی وہ تو فرش کی اوپر قدم سنبہل

اور اوسکو انگلیون پہ نچاتی ہی مفلسی

اوسکا تو دل ٹہکانی نہین بہاو کیا تا ہی
لی شام سی وہ صبح تلک گو کہ ناچی گا سے
جب ہو ہشیار و پتہ تنہ دنہ کا ہی بہی چہای
اور ردنکو آٹہ سات تو وہ دوکی ہی بات

اس لاج سے اوسی بہی لجاتی ہی مفلسی

جس کسبی رنڈیکا ہو فلاکت سی دل حزین
ایک پن پیسی تک بہی وہ مکتی نہین نہین
رکہتا ہی اوسکو جب کوئی آکر تماش بین
پہ دیکہہ اوسی بہی وہ پہنی ابتہ جسکی ہین

اُسکی حسین سی ہی لت جگاتی ہی مفلسی

وہ تو یہ ہی سمجہی دل مین کہ دیبلاو پاون گی
باقی رہی جہدام سو اپنی برادہی گی
وہ ٹرکی وہ مری کی مسی سی منگاون گی
پہر دلمین سوچتی ہی کہ کیا خاک کہا ون گی

کہہ پچہنا اوسکا بنا ہی ہی مفلسی

جس سمت نظر بہ دیکہین ہین اوس دلربا کی پہلواری ہے
کہین سبزی کی ہریالی ہی کہین پہولونکی گلکاری ہے

وہ ذات سکن خوش ہوتی ہین جب کس اوسکی بیماری ہے
بس آپہی وہ داتا رتی ہی اور آپہی وہ بہنڈاری ہے

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پہر کیا دلگیری ہے بابا

جب مفلسی سے ہووی کلاوت کا دل اداس
پھرتا ہی لی طنبورہ کو ہر گھر کی آس پاس
اک پاؤ سیر آٹی کی دل مین لگا کی آس
گوری کا وقت ہووی تو گاتا ہی وہ بہاس
یان تک حواس اسکی اڑاتی ہی مفلسی

مفلس جو بیاہ بیٹی کا کرتا ہی بول بول
پیسا کہان جو جاکی وہ لاوی جہیز مول
جورو کا وہ گلا ہی کہ پھوٹا ہو جیسی ڈھول
گھر کی حلال خوری تلک کرتی ہی ٹھٹھول
ہیبت تمام اسکی اڑاتی ہی مفلسی

بیٹی کا بیاہ ہو تو نہ بیاہی نہ ساچق ہی
نہ روشنی نہ باجی کی آواز آتی ہی
مان پیچھی ایک میلی چدر اوڑھاتی ہی
بیٹا نا سبھے دولہ تو باولا آتی ہی
مفلس کے یہ حرمت جراتی ہی مفلسی

گر بیاہ کر چلا ہی سحر کو تو یہ بلا
شہدا زنانہ بھڑوا ربابی منڈھرا
گھیری ہوی اوسی چلی جاتی ہین جابجا
وہ آگی آگی لڑتا ہوا جاتا ہی چلا
اور پھی تھپڑون کو بجاتی ہی مفلسی

دروازی پر زنانی بجاتی ہین تالیان
اور گھر مین بیٹھی ڈومنی دیتی ہی گالیان
مالن گلی کا ہار ہو توڑے ہی ڈالیان
سقہ کھڑا سناتا ہے باتین رزالیان
یہ خواری یہ خرابی دکھاتی ہی مفلسی

کوئی شوم بیحیا کوئی بولا نکھٹو ہی
بیٹی نی جانا باپ تو میرا نکھٹو ہی

نت عزت و عشرت فرحت سے صد راحت سے خوش شادی ہے
منت ہو و کرم ہی دولت خوبی خوب مرادی ہے

جب امداد رہا الفت کا ہر جا طرف آبادی ہے
ہر رات نئی اک شادی ہے ہر روز مبارکبادی ہے

ہر آن خوشی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہے بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئے پھر کیا دلگیری ہے بابا

ٹھٹی پکارتی ہین کہ بابا ہے ... بی بی یا ملین اٹھتی ہین پڑو انکہ ... ہے
آخر کو ٹھو تمام دہرائی ہی مفلسی

مفلس کا درد دل مین کوئی ٹہانتا نہین
مفلس کی بات کو بھی کوئی مانتا نہین
ذات اور حسب نسب کو کوئی جانتا نہین
صورت بھی اوسکی پھر کوئی پہچانتا نہین
یہان تک اوسکی نظر سے گرائی ہے مفلسی

جس وقت مفلسی سے یہ آکر ہوا تباہ
پھر کوئی اسکے حال پہ کرتا نہین نگاہ
دالدری کہی کوئی ٹہراوی روسیاہ
جو باتین عمر بھر نہ سنی ہوون اسنی آہ
وہ باتین آکی اسکو سنائی ہے مفلسی

چولہی تو آنہ پانی کی مٹکی مین آئی ہی
بچون کو کچھ نہ کہانی کو اور نہ رکابی ہی
مفلس کی ساتھہ سب کے تئین بھی تباہی ہی
مفلس کی جورو سچ ہی کہ ان سبکی بہائی ہی
عزت سب اوسکی دل کی گنوائی ہے مفلسی

کیسا ہی آدمی ہو پر افلاس کی طفیل
کوئی گدہا کہی اوسی ٹہرا دی کوئی بیل
کپڑی پھٹی تمام بڑھے بال پھیل پھیل
منہ خشک دانت زرد بدن پر جما ہے میل
سب شکل قیدیونکی بنائی ہی مفلسی

ہر آن دوستون کی محبت گھٹاتی ہی
جو آشنا ہین انکی تو الفت گھٹاتی ہی
اپنون مہر غیر کی چاہت گھٹاتی ہی
شرم و حیا و عزت و حرمت گھٹاتی ہی

ہی تن تو فلک رنگ بنا اور موہنہ پر رسم ڈالی ہی
دل عیش و طرب کچھہ اودہین جب بند تنسی سیرت سنبہالی ہی

ہونٹون مین رنگ تماشی کا اور گت پر بجتی تالی ہی
ہر روز بسنت ہی بعد پہلی بھی ہر رات دوالی آہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

ہان ناخن اور بال بڑہاتی ہی مفلسی

جب مفلسی ہوئی تو شرافت کہان رہی
وہ قدر ذات کی وہ نجابت کہان رہی
کپڑی پہٹی تو لوگون مین عزت کہان رہی
تعظیم اور تواضع کی بابت کہان رہی
مجلس کے جوتیون پہ بٹہاتی ہی مفلسی

مفلس کسی کا لڑکا جو لی پیار سی اوٹہا
باپ اوسکا دیکہی ہاتہہ کو اور پاؤن کا کڑا
کہتا ہی کوئی جوتی نہ لیوے کہین چرا
نٹ کہٹ اوچکا چور دغا باز گٹہہ کٹا
سو سو طرح کی عیب لگاتی ہی مفلسی

رکہتی نہین کسیکے یہ غیرت کی آن کو
سب خاک مین ملاتی ہی حرمت کے شان کو
سو محنتون مین اوسکی کہپاتی ہی جان کو
چوری یہ آکی ڈالتی ہی مفلس کے دہیان کو
آخر ندان بہیک منگاتی ہی مفلسی

دنیا مین لیکی شاہ سی اے یار تا فقیر
خالق نہ مفلسی مین کسیکو کری اسیر
اشراف کو بناتی ہی اک آن مین حقیر
کیا کیا مین مفلسی کی خرابی کہون نظیر
وہ جانے جسکی دلکو جلاتی ہے مفلسی

غزل

کب لالہ و گل کر سکین عارض سے تیری ہمسری
قدسی مجمل مر رہی ہی شمشاد سی یکسر کہی
محبوب تجہسی سیکہہ لین ناز و ادا و دلبری
ای چہرہ نما ای نور تابان آذری

هرچند وصف میکنم در حسن زان بالاتری

ہی شور تیری حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک | در ذات و صورت کو تری کس کو نہیں [illegible]
دیکھی ہی حور تیری تئین لگتا ہی ہی کہوک | [illegible] شد فلک کس را ندیدست اینچنین

حوری ندارد یا ملک دنیا و یا پری

مہراج ای رعنا صنم ہر کو نظر دیکھی ہی جو | کہو دین و ایمان کی بازی ہی دہ زنار کو
دیوانہ تیری عشق میں دل سے نہیں کچھ الکدو | عالم ہمہ یغمای تو خلقان ہمہ شیدای تو

ای نرگس شہلای تو دارد بہ کیش کافری

ہی خلق و خوبی میں بہ از اسطور ہی نازنین | تیرا ادا بانی دیکھتے تو ہوتی دہ حیرت قرین
گر اس بانکی راست کا آتا نہیں تجکو یقین | صورت گر زیبای چین رو صورت خوبش ببین

یا صورتش ہمچنین یا ترک کن صورتگری

ہی خلق میں ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم | گلگون قبا نازک بدن سنو رفیت سے ہم
ای نور تو تسخیر ہی مجکو محبت کی قسم | آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ای نظر جس روز سی دیکھا شکر لب تجا | ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن اور عشوہ زا
اپنی وطن کو چھوڑ کر مشتاق نظر مبتلا | خسرو غریب است گدا فتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

تمت | تمام شد

[illegible]